ا۔ سُن تو سہی جہاں میں ہے تیرا فسانہ کیا

خواجہ حیدر علی آتشؔ (۱۷۶۴ء۔۱۸۴۶ء)

اصل نام حیدر علی اور تخلص آتشؔ تھا۔ آپ کے آبا وٴ اجداد کا تعلق دِلی ہی سے تھا۔ معاشی اور سیاسی حالات کے مخدوش ہونے کے باعث انھوں نے دلی سے فیض آباد کو سفر کیا اور اسی کو اپنا مسکن وٹھکانہ بنایا جہاں شجاع الدولہ کی حکومت کا زمانہ تھا اور امن وامان اور خوش حالی کا دور دورہ تھا۔ اپنے شوق سے عربی اور فارسی زبان میں مہارت حاصل کی۔ خداداد شاعرانہ قابلیت کو بروئے کار لا کر سخن وری کی دنیا میں قدم رکھا اور وہ نام کمایا کہ ہمیشہ کے لیے امر ہو گئے۔

غلام ہمدانی مصحفیؔ سے شاعری میں اصلاح لینے لگے۔ اگرچہ حیدر علی آتشؔ کی طبیعت میں شوریدہ سری کا عنصر شامل تھا لیکن فطرتاً درویش صفت اور قناعت پسند انسان تھے۔ امام بخش ناسخؔ سے معاصرانہ چشمک تھی۔

حیدر علی آتشؔ کی شاعری کا کمال یہ ہے کہ اس میں دلّی اور لکھنؤ دونوں دبستانوں کا رنگ جھلکتا ہے۔ لکھنؤ کے انحطاط پذیر معاشرے میں رہ کر بھی خود کو پوچ گوئی اور عامیانہ پن سے دور رکھا۔ آتشؔ اوّل و آخر اردو غزل کے شاعر ہیں۔ ان کی غزلیات میں تغزل کی خوبی نمایاں ہے۔ آپ کے کلام میں فقر وغنا، تصوف، دنیا کی بے ثباتی اور درویشانہ مضامین کی جھلک نمایاں ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مسرت وشادمانی، رجائیت، ضرب الامثال اور محاورات کا برجستہ استعمال آتشؔ کی شاعری کو چار چاند لگانے کا باعث ہیں۔

شعری مجموعہ: کلیاتِ آتشؔ

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
فسانہ	قصہ، کہانی، زبان زدِ عام، چرچا، روداد	غائبانہ	غیر حاضری میں، غیر موجودگی میں
زر بکف	پھولوں کے اندر کا زیرہ، ہاتھ میں سونا لیے ہوئے	خلقِ خدا	اللہ کی مخلوق
قاروں	حضرتِ موسیٰ علیہ السلام کے دور کا مال دار شخص جو مال سمیت زمین میں دھنس گیا تھا۔	اسپ عمر	عمر کا گھوڑا
مہمیز	وہ خار دار پھرکی جو گھڑ سواروں کے جوتوں کی ایڑھی میں لگی ہوتی ہے	تازیانہ	چابک، کوڑا
طبل وعلم	نقارہ اور جھنڈا	دلِ حزیں	غمگین دل
مدعی	دعویٰ کرنے والا	عاشقانہ	عاشقوں جیسا

اشعار کی تشریح

09817001

شعر 1:

سُن تو سہی جہاں میں ہے تیرا فسانہ کیا
کہتی ہے تجھ کو خلقِ خدا غائبانہ کیا

www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

مفہوم: جہاں میں تیرے بارے میں مخلوق خدا تیری غیر حاضری میں جو کچھ بولتی ہے سُن وہ ہوں ن۔

تشریح:

خواجہ حیدر علی آتش کا شمار ممتاز غزل گو شعرا میں ہوتا ہے۔ غمِ عشق، غمِ دنیا اور آفاقی موضوعات ان کی شاعری کا موضوع ہیں۔ زیرِ تشریح شعر میں آتش کہتے ہیں کہ اے میرے محبوب! تم نے مجھ پر بے پناہ ظلم ڈھائے ہیں۔ یہ ظلم سارا زمانہ دیکھتا رہا ہے۔ اہلِ زمانہ میں منصف مزاج لوگ ہمیشہ حق کی بات کرنے سے نہیں ہچکچاتے نیز کوئی منہ پر ظلم کا تذکرہ نہ کرے لیکن پیٹھ پیچھے ضرور لوگ بات کرتے ہیں۔ لوگ تمھارے ظلم و ستم کی بابت کیسی کیسی باتیں کرتے ہیں۔ ذرا کبھی سنو تو۔ مثل مشہور ہے کہ: ''زبانِ خلق کو نقارۂ خدا سمجھو''۔ اب لوگ بھی تمھارے جور و ستم کی بات کرتے ہیں۔ درحقیقت لوگ بہت سے کام اس لیے نہیں کرتے کہ ''لوگ کیا کہیں گے''۔ عوامی دباؤ بڑا اہم ہوتا ہے۔ شاعر محبوب کو عوامی دباؤ سے ڈرا کر ظلم و ستم سے باز رکھنے کی کوشش کر رہا ہے۔

سب سے بڑا روگ

کیا کہیں گے لوگ

تنقیدی کتب میں آتش و ناسخ کی معاصرانہ چشمک کی بابت بھی بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ آتش اپنے حریف سے مخاطب ہیں کہ ذرا سنو تجھے خلقِ خدا غائبانہ طور پر کیا کہتی ہے۔ تمھاری شاعری کے بارے میں کیا رائے رکھتی ہے۔ یہ جو تمھارے سامنے منہ پہ واہ واہ کرتے ہیں۔ حقیقت نہیں۔ اصل حقیقت وہ ہے جو لوگ تمھاری غیر موجودگی میں بیان کرتے ہیں۔ خواجہ حیدر علی آتش نے غالباً حاکمِ وقت کی طرف بھی اشارہ کیا ہے کہ تو اس خوش فہمی میں ہے کہ جو تو سوچتا ہے درست سوچتا ہے اور جو کرتا ہے بجا کرتا ہے۔ لیکن تجھے نہیں معلوم کہ لوگ تیرے حوالے سے کیا کیا سوچتے ہیں۔ دنیا میں جو کہانیاں تیرے بارے میں بنی ہیں وہ کبھی سن تو سہی۔ مخلوقِ خدا تیری پیٹھ پیچھے تیرے لیے کیا الفاظ استعمال کرتی ہے کبھی ان پر غور تو کر۔ غائبانہ کا لفظ استعمال کر کے شاعر نے لوگوں کے اس رویے کو اُجاگر کیا ہے کہ ہمارے معاشرے کے بہت سے منصف مزاج لوگ براہِ راست تو کوئی بات نہیں کرتے لیکن پیٹھ پیچھے ضرور بات کرتے ہیں۔

09817002

شعر 2:

زیرِ زمیں سے آتا ہے جو گُل سو زر بکف

قاروں نے راستے میں لٹایا خزانہ کیا

مفہوم: یہ جو پھول اپنے اندر زرد سونے کے ذرے لیے زمین سے نکلتے ہیں یہ قارون کا وہ خزانہ ہے جو زمین میں دھنس گیا تھا۔

تشریح:

خواجہ حیدر علی آتش معروف غزل گو شاعر تھے۔ غمِ دوراں، غمِ جاناں اور آفاقی موضوعات پر مبنی ان کے اشعار زندگی کی تلخیوں کے ترجمان بھی ہیں اور حقیقتوں کے عکاس بھی۔

زیرِ تشریح شعر میں آتش کہتے ہیں کہ یہ جو رنگا رنگ پھول زمین سے اگتے ہیں اس کی وجہ قارون کا خزانہ ہے جو زیرِ زمین دھنس گیا تھا اور اب پھولوں کی صورت میں نمودار ہو رہا ہے۔ اس شعر میں ''قارون کا خزانہ'' تلمیح استعمال ہوئی ہے۔ قارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور میں ایک مال دار شخص تھا۔ زکوٰۃ نہ دینے پر اس کا خزانہ زمین برد کر دیا گیا۔ آتش کہتے ہیں کہ یہ رنگ و بو کا سیلاب یعنی سونے جیسے سنہری پھول

www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

یونہی نہیں اُگتے بلکہ زیرِ زمین خزانہ ہے جو سطح زمین پر پھولوں کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ یہ خزانہ شاید قارون کا خزانہ ہے جو اس کے مال و دولت کی کثرت تھی۔ خزانہ بحکمِ خدا دفن ہو گیا تھا۔ اب زر بکف پھولوں کی شکل میں ظاہر ہو رہا ہے۔ تنقیدی نظر سے دیکھیں تو یہ کوئی حقیقی وجہ نہیں پھول کے اندر زرد رنگ کے دانے یا زرد رنگ کے پھول قدرت کی صناعی کی نشانیاں ہیں جب کہ شاعر کے مطابق یہ سونا ہے چوں کہ سونے کا رنگ بھی زرد ہوتا ہے تو بقول شاعر یہ قارون کا وہ سونا اور خزانہ ہے جو زمین کے اندر دھنس گیا تھا۔ شاعر نے صنعت حسنِ تعلیل کا استعمال کرتے ہوئے پھولوں کی خوب صورتی اور قدر و قیمت کو اجاگر کیا ہے۔

شعر 3: 09817003

اُڑتا ہے شوقِ راحتِ منزل سے اسپ عُمر
مہمیز کہتے ہیں کسے اور تازیانہ کیا

مفہوم: عمر کا گھوڑا منزلِ راحت پانے کے لیے اڑتا ہے اور اسے نہیں پتا کہ تازیانہ اور مہمیز کیا ہیں۔

تشریح:

لکھنؤ کے نمائندہ شاعر خواجہ حیدر علی آتش کا شمار اردو کے ممتاز شعرا میں ہوتا ہے۔ ان کا کلام سادگی، رنگینی اور درد و اثر سے مزین ہے۔ زبان کی صفائی محاورات کا استعمال، رجائیت، بے باکی و بے خوفی، خودداری و تہہ داری، پیکر تراشی اور لمبی ردیفوں کا استعمال ان کے کلام کو اور بھی دل کش بناتا ہے۔ تشریح طلب اس شعر میں خواجہ حیدر علی آتش بیان کرتے ہیں کہ زندگی کی اصل کامیابی جدوجہد، کوششِ شوق اور عمل میں ہے، بغیر شوق کے زندگی بے معنی ہو جاتی ہے۔ راستے کی مشکلات تو انسان کو مضبوط اور بلند تر بناتی ہیں۔ اگر انسان کے پاس شوق، اُمنگ اور ہمت نہ ہو تو وہ جدوجہد بھی نہیں کر سکتا۔

بقول عابد ادیب:

جہاں پہنچ کے قدم ڈگمگائے ہیں سب کے
اسی مقام سے اب اپنا راستا ہو گا

خواجہ حیدر علی آتش کا موقف ہے کہ طلب، خواہش اور شوق ہی انسان کو اس کے مقصد کے حصول کے لیے مسلسل جدوجہد اور کوشش میں مصروف رکھتے ہیں۔ اسپِ عمر سے مراد "زندگی کا گھوڑا" ہے جو وقت کے ساتھ مسلسل آگے بڑھتا ہے۔ شاعر نے مہمیز اور تازیانہ کو علامتی طور پر استعمال کیا ہے تازیانہ سے مراد کوڑا یا چابک ہے جو گھوڑے کی رفتار بڑھانے میں معاون ہوتا ہے جب کہ مہمیز سے مراد وہ خاردار پھرکی والا جوتا ہے جو گھڑ سوار پہن کے گھوڑے کی رفتار بڑھانے کا کام کرتا ہے۔ مہمیز اور تازیانہ یہاں انسان کی فطری صلاحیتوں اور جدوجہد کے ذرائع کو ظاہر کرتے ہیں۔ شاعر یہی کہنا چاہ رہا ہے کہ زندگی کا گھوڑا، عمر کا دورانیہ بھاگتے ہوئے گزار رہا ہے۔ اسی تیزی سے دوڑتے ہوئے گھوڑے کے قدم کے ساتھ قدم ملا کر چلنا بھی ہے اور زندگی میں کامیاب بھی ہونا ہے۔ یہاں شاعر نے منزل کی راحت اور منزل کے شوق کو ہی مہمیز اور تازیانہ کہا ہے۔ جیسے کسی جانور کو تیز بھگانے کے لیے تازیانہ کا استعمال کیا جاتا ہے ویسے ہی منزل کی طرف آگے بڑھنے اور اپنی منزل کی راحت کے لیے شوق اور محنت و لگن سے کام کیا جاتا ہے۔

www.taleemzone.com
www.taleemzone.com
www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

09817004

شعر 4:

طبل و علم ہی پاس ہے اپنے نہ ملک و مال
ہم سے خلاف ہو کے کرے گا زمانہ کیا

مفہوم: نہ ہمارے پاس علم کی دولت ہے اور نہ ہی ملک و مال تو زمانہ ہمارے خلاف کیوں ہوگا۔

تشریح:

آتش اردو ادب کے نمائندہ غزل گو شاعر تھے۔ زیر تشریح شعر میں آتش کہتے ہیں کہ نہ تو ہم اہلِ ثروت میں سے ہیں، مال دولت ہمارے پاس نہیں، ملک اور جاہ و جلال بھی ہمارے پاس نہیں تو کوئی ہم سے حسد کیوں کرے گا اور ہمارا مخالف کیوں ہوگا؟ زمانے کی گردش اسے ہی نقصان پہنچا سکتی ہے جس کے پاس مال و ملک ہو یا علمی مرتبہ ہو لوگ اسے چھیننے کی کوشش کرتے ہیں۔ جلتے ہیں، سازشیں کرتے ہیں۔ ہمارے پاس ہے ہی کیا جو کوئی چھین لے گا۔ ایک مشہور مقولہ ہے کہ خوبی محسود ہے۔ مطلب یہ کہ خوبی ہو تو اس سے حسد کیا جاتا ہے۔ آتش نے آفاقی سچائی بتائی ہے کہ لوگ کسی کے پاس کچھ ہو تو چھیننے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس سے حسد کرتے ہیں، تخت ہو تو اس کے تخت پر نظر ہوتی ہے۔ دولت ہو تو دولت سے حسد ہوتا ہے اور چھیننے کی کوشش ہوتی ہے۔ ہم تو فقیر منش لوگ ہیں۔ قناعت پہ انحصار ہے۔ نہ حکومت نہ مال، نہ فضیلت نہ فرماں روائی۔ ہم سے کسی نے کیا چھیننا ہے۔ اور کوئی ہمارا کیا بگاڑے گا۔ شاعر کا موقف ہے کہ جب میرے پاس کچھ نہیں ہے تو کوئی ہم سے حسد کیوں کرے گا اور ہمارے خلاف سازشیں کیوں کرے گا۔ اگر کسی کی دوستی بھی مثالی ہو تو لوگ اس میں بھی رخنہ ڈالتے ہیں۔

؎ ہم اپنی جان دے کر دوستی کا حق نبھا دیتے
زمانے کی اگر اس میں کوئی سازش نہیں ہوتی

آتش نے بھی اسی آفاقی سچائی کی طرف اشارہ کیا ہے کہ اگر ہمارے پاس کچھ ہو تو لوگ اسے چھیننے کی کوشش کرتے ہیں۔ لوگ حسد کرتے ہیں اسی لیے حسد سے منع کیا گیا ہے اور فرمایا گیا ہے کہ حسد انسان کی نیکیوں کو ایسے کھا جاتا ہے گویا آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔ اگر کسی کے پاس جاہ و منصب ہو تو لوگوں کی نظر اس کے منصب و نام پر ہوتی ہے اسے وہاں سے گرانے کی کوشش کرتے ہیں حسن ہو تو عیب تلاش کرتے ہیں۔ شاعر اس بات پر خوش ہے کہ وہ تو ایک فقیر منش انسان ہے جس کے پاس جو کچھ تھوڑا بہت ہے۔ وہ اسی پر اکتفا کرتا ہے وہ تو قناعت پر انحصار کرنے والا ہے اس کے پاس نہ حکومت ہے نہ مال نہ ہی فضیلت ہے نہ ہی فرماں روائی۔ تو کوئی کیا ہم سے کچھ چھینے گا اور کوئی ہمارا کیا بگاڑے گا۔

09817005

شعر 5:

بے تاب ہے کمال ہمارا دلِ حزیں
مہماں سرائے جسم کا ہوگا روانہ کیا

مفہوم: ہمارا دلِ غم گین بہت بے تاب ہے ایسا لگتا ہے کہ اب جسم سے روح روانہ ہونے کو ہے۔

تشریح:

لکھنؤ کے نمائندہ شاعر خواجہ حیدر علی آتش کا شمار اردو کے ممتاز شعرا میں ہوتا ہے۔ زبان کی صفائی، محاورات کا برمحل استعمال رجائیت پسندی، تنک مزاجی، بے باکی و بے خوفی، خودداری و تہہ داری، پیکر تراشی اور لمبی لمبی ردیفوں کا استعمال ان کے کلام کو دل کش بناتا ہے۔ تشریح طلب اس شعر میں شاعر نے زندگی، زخمی دل کی کیفیت اور زندگی کے فلسفے کو موثر انداز میں بیان کیا ہے۔ دل جو انسان کی جذباتی اور روحانی کیفیات کا

www.taleemzone.com
www.taleemzone.com
www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

مرکز ہوتا ہے۔ غموں اور مایوسیوں کا شکار ہو کر اب بے تاب ہے موت کو گلے لگانے کے لیے۔ شاعر کا دل جو اپنی تمام تر خوبیوں اور طاقتوں کے باوجود اب دکھ اور مایوسی کا شکار ہو چکا ہے۔ دنیاوی زندگی کے بوجھ سے عاجز آ گیا ہے۔ عموماً یہ کیفیت اسی وقت پیدا ہوتی ہے جب انسان دنیاوی تعلقات اور خواہشات سے اُکتا جاتا ہے۔ دوسرے مصرعے میں ''مہماں سرائے'' جسمِ انسانی کو ظاہر کر رہا ہے۔ جسے شاعر نے ایک عارضی سرائے کے طور پر پیش کیا ہے۔ اور یہ روح اس عارضی جسم کو چھوڑ کر کبھی بھی جا سکتی ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّن ﷺ نے فرمایا: ''لذتوں کو ختم کرنے والی موت کو زیادہ یاد کیا کرو'' (سنن ابن ماجہ)۔ موت کو یاد رکھنے سے دنیاوی لذتیں جنم نہیں لیتیں۔

؎ موت کیا آ کے فقیروں سے تجھے لینا ہے

مرنے سے آگے ہی یہ لوگ تو مر جاتے ہیں

(دردؔ)

شاعر حیدر علی آتشؔ کا موقف ہے کہ اس دنیا اور انسانی جسم کی عارضی سی حقیقت ہے۔ انسانی روح اس دنیا میں ایک مسافر کی طرح ہے جو ہمارے جسم میں کچھ دیر کے لیے یعنی اس مہمان خانے میں ٹھہرتی ہے اور پھر ہمیشہ کے لیے چلی جاتی ہے۔ روانہ ہونے سے یہاں مراد دل یا روح کا جسم کی قید سے آزاد ہو کر اپنی حقیقی منزل کی طرف جانا ہے۔ انسان کو اس دنیا کی لذتوں میں کھو کر اپنے حقیقی مقاصد کو نہیں بھولنا چاہیے۔ یہ دنیا ایک عارضی ٹھکانہ اور مقام ہے۔ یہاں سے بہت جلد ہمیں رخصت ہونا ہے اور اپنے اصل مقام کی طرف لوٹنا ہے۔ یہ دنیا اور اس کی رونقیں عارضی ہیں جب کہ موت حقیقت ہے۔

شعر 6: 09817006

یوں مدعی حسد سے نہ دے داد تو نہ دے

آتشؔ غزل یہ تو نے کہی عاشقانہ کیا

مفہوم: اگر میرا رقیب حسد سے داد نہ دے تو نہ دے ورنہ میں نے یہ غزل بہت عاشقانہ لکھی ہے۔

تشریح:

لکھنؤ کے نمائندہ شاعر خواجہ حیدر علی آتشؔ کا شمار اردو کے ممتاز شعرا میں ہوتا ہے۔ زبان کی صفائی، محاورات کا برمحل استعمال رجائیت، تنک مزاجی، بے باکی و بے خوفی، خودداری و تہہ داری، پیکر تراشی اور لمبی لمبی ردیفوں کا استعمال ان کے کلام کو دل کش بناتا ہے۔ تشریح طلب اس شعر میں آتشؔ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک باکمال عاشقانہ غزل کہی ہے جو بہت معنی آفرینی کی حامل ہے اور عشق و محبت کے جذبات و موضوعات سے بھری ہوئی ہے۔ میری غزل تو بہت خوب ہے لیکن میرا حریف، میرا رقیب میری اس کاوش سے حسد کر رہا ہے اور اسی حسد کی وجہ سے داد بھی نہیں دے رہا۔ حال آں کہ اگر وہ انصاف سے کام لے تو لازمی تعریف کرے لیکن چوں کہ اس کے دل میں حسد ہے اور وہ مجھ سے خوش نہیں ہے اسی وجہ سے میری اس کمال غزل کو بھی اہمیت نہیں دے رہا جب کہ شاعر کو یقین ہے کہ اس نے باکمال غزل کہی ہے۔

پڑھتے پھریں گے گلیوں میں ان ریختوں کو لوگ

مدت رہیں گی یاد یہ باتیں ہماریاں

(میر تقی میرؔ)

تاریخ پر نظر ڈالیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ تنقیدی کتب میں آتشؔ و ناسخؔ کی معاصرانہ چشمک کی بابت بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ اس تشریح طلب شعر میں بھی شاعر اپنے حریف سے مخاطب ہیں اور کہتے ہیں کہ آتشؔ وہ تیری اس عمدہ غزل پر بھی تجھے داد نہیں دے رہا تو یہ اس کا حاسدانہ پن ہے۔ شاعر نے اس شعر میں شاعرانہ تعلّی سے کام لیا ہے۔ عموماً تعریف وہ ہوتی ہے جو دوسرے کریں۔ یہاں شاعر اپنی شاعری کو خود اچھا کہہ رہا ہے اسے ہم شاعرانہ تعلّی کہتے ہیں اور ایسا شاعر لوگ عام طور پر کرتے ہیں۔ اپنی تخلیق پر فخر کرنا اور اترانا فطری عمل ہے۔ شاعر رقیب کا گلہ کر رہا

www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

ہے کہ اگر وہ شاعری کی تعریف نہیں کرتا تو نہ کرے میرا کلام بہت عمدہ ہے یہ اعلیٰ پائے کا ہے لیکن حاسدین کا کیا جائے وہ جلتے رہتے ہیں اور نکتہ چینی کرتے رہتے ہیں۔ شاعر ان کی پرواہ کیے بغیر شعر کہتے جاتے ہیں یہاں بھی شاعر اپنے رقیب سے مخاطب ہے کہ اگر تو نے دل سے داد نہیں دینی تو نہ دے۔

مشق

۱) خواجہ حیدر علی آتش کی اس غزل کے متن کے پیشِ نظر مختصر جواب لکھیں۔

09817007 (الف) زیرِ زمیں سے جو گل بھی آتا ہے وہ زربکف کیوں ہوتا ہے؟

جواب: زیرِ زمیں سے جو گل بھی آتا ہے وہ زربکف اس لیے ہے کہ قارون کا خزانہ اس میں نمودار ہوتا ہے۔

09817008 (ب) اسپِ عمر مہمیز اور تازیانے کے بغیر ہی کیوں اڑا جاتا ہے؟

جواب: اسپِ عمر مہمیز اور تازیانے کے بغیر ہی راحت منزل کی وجہ سے اُڑا جاتا ہے۔

09817009 (ج) طبل وعلم اور ملک و مال کن لوگوں کے پاس ہوتا ہے؟

جواب: طبل وعلم اور ملک و مال قاروں اور رستم جیسے لوگوں کے پاس ہوتا ہے۔

09817010 (د) ہمارا دلِ حزیں کیوں کمال بے تاب ہے؟

جواب: مہمان سرائے سے جسم کا روانہ ہونا بے تاب کرتا ہے۔

09817011 (ہ) شاعر غزل کے مقطع میں کس سے غزل کی داد پانے کا خواست گار ہے؟

جواب: شاعرِ غزل کے مقطع میں اپنے رقیب سے داد پانے کا خواست گار ہے۔

09817012 ۲) غزل کے متن کو مدنظر رکھ کر کالم (الف) میں دیے گئے الفاظ کو کالم (ب) کے متعلقہ الفاظ کے ساتھ ملائیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)
خلقِ خدا	تازیانہ
گل	عاشقانہ
قاروں	غائبانہ
اسپِ عمر	زربکف
مہمیز	راحت منزل
غزل	خزانہ

09817013 ۳) درج ذیل الفاظ کا درست تلفظ اعراب لگا کر واضح کریں۔

خلقِ خدا — زربکف — مہمیز — طبل وعلم — مدعی

خَلقِ خُدا — زَرْبَکَف — مَہْمِیز — طَبْل وعَلَم — مُدَّعِی

www.taleemzone.com
Educational Guide
TALEEM ZONE

ضرب المثل

ضرب کے معنی ہیں بیان کرنا اور مثل کے معنی ہیں مثال۔ چناں چہ ضرب المثل کے معنی ہوئے مثال دے کر بیان کرنا۔ مگر یہ مثالیں عام نہیں، خاص ہوتی ہیں اور مثل کے چند لفظوں میں ایک پوری کہانی، ایک پورے قصے یا واقعے کا حوالہ ہوتا ہے جسے اس جیسے کسی اور موقع پر دہرایا جاتا ہے اور وہ چند الفاظ سُن یا پڑھ کر پورا قصہ ذہن میں آجاتا ہے۔ ضرب المثل کو اردو میں کہاوت بھی کہتے ہیں۔ دنیا کی کوئی زبان ایسی نہیں اور قوموں کا کوئی درجہ ایسا نہیں جس میں ضرب المثل کا رواج نہ ہو۔ اُردو زبان چوں کہ کئی زبانوں سے مل کر بنی ہے اس لیے اردو میں ضرب المثل کا ذخیرہ بھی بہت زیادہ ہے۔ روزمرہ گفت گو میں استعمال ہونے والی چند ضرب الامثال یہ ہیں:

اُلٹے بانس بریلی کو	بوڑھی گھوڑی لال لگام	چور کی ڈاڑھی میں تنکا
زبانِ خلق کو نقارۂ خدا سمجھو	ایک ایک، دو گیارہ	ایک انار، سو بیمار

۴) اپنے استادِ محترم سے مذکورہ ضرب الامثال کا مفہوم معلوم کریں اور یہ سمجھیں کہ انھیں کن موقعوں پر استعمال کیا جاتا ہے۔ 09817014

ضرب المثل	مفہوم، استعمال
۱۔ الٹے بانس بریلی کو	بریلی ہندوستان کا قدیم شہر ہے جو اپنے بانسوں کی وجہ سے مشہور ہے۔ بریلی سے بانس سب جگہ جاتے ہیں اور اگر کوئی بریلی ہی بانس لے کر چلا جائے تو ان کی بانسوں کی کوئی وقعت نہیں ہوگی۔ اس ضرب المثل کا استعمال تب کیا جاتا ہے جب اُلٹ کام کیا جائے۔
۲۔ بوڑھی گھوڑی لال لگام	بڑھاپے میں بھی نوجوانی دکھانے کے طریقے اپنانا۔
۳۔ چور کی ڈاڑھی میں تنکا	چور یا قصوروار کی نشانی ظاہر ہو جاتی ہے۔
۴۔ زبانِ خلق کو نقارہ خدا سمجھو	جو بات عام ہو جائے وہ عموماً سچی ہوتی ہے۔
۵۔ ایک ایک، دو گیارہ	دو آدمی مل کر کئی گنا کام کر سکتے ہیں۔
۶۔ ایک انار سو بیمار	چیز کم اور ضرورت مند زیادہ ہوں۔

۵) خواجہ حیدر علی آتش کے اس شعر کی تشریح لکھیں اور شعر میں جو تلمیح استعمال ہوئی ہے اس کی وضاحت بھی کریں۔ 09817015

زیرِ زمیں سے آتا ہے جو گل سو زر بکف
قاروں نے راستے میں لٹایا خزانہ کیا

۔ دیکھیے تشریح شعر نمبر 2۔

www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

﴾اضافی مختصر سوالات﴿

09817016

س1۔ شاعری میں حیدر علی آتش کا اُستاد کون ہے؟

ج۔ حیدر علی آتش کو جب شعر و شاعری میں نام پیدا کرنے کا شوق ہوا تو وہ مصحفی کے شاگرد ہو گئے اور چند ماہ کی محنت سے ہی ایک صاحب طرز شاعر بنے۔

09817017

س2۔ خواجہ حیدر علی آتش نے اپنی عمر کیسے گزاری؟

ج۔ خواجہ حیدر علی آتش نے ساری عمر وضع داری میں بسر کی۔ آپ آزادانہ مزاج اور لاابالی پن کے حامل تھے۔

09817018

س3۔ حیدر علی آتش کی قناعت پسندی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

ج۔ خواجہ حیدر علی آتش کے مزاج میں قناعت پسندی اتنی زیادہ تھی کہ کبھی کسی نواب کی خوشامد نہیں کی۔

09817019

س4۔ شعر و شاعری کے حوالے سے لکھنؤ کے دو بڑے طبقوں کے بارے میں نوٹ لکھیے۔

ج۔ لکھنؤ شعر و شاعری کے حوالے سے دو بڑے طبقوں میں بٹا ہوا تھا۔ ایک طبقہ ناسخ کا جانب دار تھا اور دوسرا آتش کا۔ ان کے آپس میں مقابلے ہوتے رہتے تھے جس سے اردو شاعری کو بہت فائدہ پہنچا۔

09817020

س5۔ ضرب المثل کسے کہتے ہیں؟

ج۔ ضرب کے معنی بیان کرنا اور مثل کے معنی مثال کے ہیں۔ چناں چہ ضرب المثل کے معنی مثال دے کر بیان کرنا۔ ضرب المثل کو اردو میں کہاوت بھی کہتے ہیں۔

09817021

س6۔ صنعتِ حسنِ تعلیل سے کیا مُراد ہے؟

ج۔ یہ اردو شاعری کی ایک اصطلاح ہے اس سے مراد کسی چیز کی ایسی علت یا وجہ بیان کرنا جو درحقیقت اس کی وجہ یا علت نہ ہو۔

09817022

س7۔ قارون کے خزانے پر نوٹ تحریر کیجیے۔

ج۔ یہ ایک معروف تلمیح ہے روایت میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ایک انتہائی مال دار مگر کنجوس شخص تھا۔ اس کے پاس بہت زیادہ مال و دولت تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انھیں زکوٰۃ ادا کرنے کے لیے کہا تو اس نے انکار کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بددعا سے اپنے سونے کے خزانوں سمیت زمین میں دھنس گیا۔

﴾اضافی کثیر الانتخابی سوالات﴿

09817023

1۔ خواجہ حیدر علی آتش پیدا ہوئے:

(A) ۱۷۶۴ء (B) ۱۷۶۶ء (C) ۱۷۶۵ء (D) ۱۷۶۷ء

09817024

2۔ خواجہ حیدر علی آتش فوت ہوئے:

(A) ۱۸۴۰ء (B) ۱۸۴۶ء (C) ۱۸۴۵ء (D) ۱۸۵۰ء

09817025

3۔ خواجہ حیدر علی آتش کے والد کس نواب کے عہدِ حکومت میں فیض آباد گئے؟

(A) سراج الدولہ (B) احسان محمد (C) خان آرزو (D) شجاع الدولہ

09817026

4۔ خواجہ حیدر علی آتش کی کس عمر میں والد کا سایہ سر سے اُٹھ گیا:

(A) بیس سال (B) کم سنی (C) پندرہ سال (D) نوجوانی

www.taleemzone.com
www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

5- خواجہ حیدر علی آتش دور میں لکھنو کتنے طبقوں میں بٹا ہوا تھا: 09817027

(A) 2 (B) 3 (C) 4 (D) 5

6- لفظ ''مہمیز'' کسے کہتے ہیں؟ 09817028

(A) لگام کھینچنا (B) لگام ڈالنا

(C) گھوڑے کو آواز لگانا (D) وہ خاردار پھرکی جو گھڑسواروں کی جوتے میں لگی ہوتی ہے

7- ''دل حزیں'' کسے کہتے ہیں؟ 09817029

(A) چھوٹا دل (B) بُرا دل (C) امیر دل (D) غم گین دل

8- یہ غزل حیدر علی آتش کی کس کتاب سے اخذ ہے؟ 09817030

(A) آتش کی نظمیں (B) آتش کی غزلیں (C) آتش کی شاعری (D) کلیاتِ آتش

9- ''قارون کا خزانہ'' کون سی صنعت ہے؟ 09817031

(A) تضاد (B) حسنِ تعلیل (C) تلمیح (D) تشبیہ

10- کلام میں ایک لفظ یا الفاظ کو بار بار استعمال کرنا کون سی صنعت ہوتی ہے؟ 09817032

(A) لف ونشر (B) تجنیس (C) ترصیع (D) تکرار

11- درج ذیل میں سے کس صنف کا ہر شعر ایک اکائی کی حیثیت رکھتا ہے؟ 09817033

(A) مرثیہ (B) غزل (C) قصیدہ (D) نظم

12- غزل کا آخری شعر جس میں شاعر تخلص بیان کرے کہلاتا ہے؟ 09817034

(A) مطلع (B) قافیہ (C) مقطع (D) ردیف

13- اسپِ عمر کا کیا مطلب ہے؟ 09817035

(A) عمرین کا گھوڑا (B) عمر (زندگی) کا گھوڑا (C) زرین کا گھوڑا (D) زین کا گھوڑا

14- ضرب المثل کو اردو میں اور کیا کہتے ہیں؟ 09817036

(A) استعارہ (B) محاورہ (C) تلمیح (D) کہاوت

15- آتش غزل یہ تونے کہی: 09817037

(A) عاشقانہ (B) صوفیانہ (C) فلسفیانہ (D) عامیانہ

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	A	2	B	3	D	4	B	5	A
6	D	7	D	8	D	9	C	10	D
11	B	12	C	13	B	14	D	15	A

www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE